حضرت مسیح علیہ السلام کے حقیقی پیروکار

مسیحی یا مسلمان؟

(ایک دلچسپ تحقیقی مطالعہ)

تالیف

محمد اسلم رانا بی اے (آنرز) (درجہ اول)، ڈی او پی گریجویٹ

اسلامی مشن سنت نگر۔ لاہور

اشاعت ۔ اسلامی مشن سنت نگر ۔ لاہور
طباعت ۔ سید سنز اردو بازار ۔ لاہور
کتابت ۔ عبدالمجید امجد ۔ صداقت پارک لاہور

لبادہ اوڑھ لیا تھا۔ پادری نہلز کی وضاحت یوں ہے :۔

"مسیح خدا نہیں بنا تھا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ خدا مسیح بنا" (صفحہ ۹۳)

(۵) مجسم کلام مسیح کے مجسم کلام ہونے کا مسئلہ انجیل یوحنا کے شروع میں یوں مندرج ہے :۔

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔

(انجیل یوحنا باب اول دروس ۱ تا ۴، ۱۴)

۶۔ مسیح ملعون موجودہ مسیحیت کے اصل بانی اور مسیح کے خود ساختہ رسول پال عرف پولس کا یہ نوشتہ مسیحیوں کا معروف عقیدہ ہے :۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"

(بائبل۔ گلیتون ۳ : ۱۳)

واضح ہو کہ یہودی اور مسیحی انبیاء کرام کے اسماء گرامی کے ساتھ عزت و آداب کے القابات نہیں لکھتے۔ ایسے عقاید باعث حیرت ہیں۔ اہل اسلام جنہیں ...

٧۔ مصلوبی کی لعنتی موت

بائبل میں شامل چاروں انجیلوں میں بوضاحت تحریر ہے۔ کہ یہودیوں نے مسیحؑ کو رومی حاکم کے ہاتھوں مصلوب کرایا جو ان کے ہاں ایک مردود اور لعنتی موت تھی۔ صلیب مسیحیوں کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ جس پر موجودہ مسیحیت کی عمارت کھڑی ہے۔

٨۔ مصلوبی سے پہلے ذلت آمیز سلوک

انجیل متی میں لکھا ہے:

"اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوعؑ کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اس کے گرد جمع کی اور اس کے کپڑے اتار کر اسے قرمزی چغہ پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا۔ اور ایک سرکنڈا اس کے داہنے ہاتھ میں دیا۔ اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اسے ٹھٹھوں میں اڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لے کر اس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اس کا ٹھٹھا کر چکے۔ تو چوغہ کو اس پر سے اتار کر پھر اسی کے کپڑے اسے پہنائے۔ اور مصلوب کرنے کو لے گئے" (متی ٢٧: ٢٧-٣١)

انجیل لوقا کی گواہی یہ ہے:

"اور جو آدمی یسوعؑ کو پکڑے ہوئے تھے۔ اس کو ٹھٹھوں میں اڑاتے اور مارتے تھے اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس سے پوچھتے تھے کہ نبوت سے بتا تجھے کس نے مارا؟ اور انہوں نے طعنہ سے اور بھی بہت سی باتیں اس کے خلاف کیں" (لوقا ٢٢: ٦٣ تا ٦٥)

مسیح کا تجرد کبھی مسیح کا تجرد یعنی شادی نہ کرانا مستحسن سمجھا جاتا تھا، تاریخ کلیسیا کے مشہور امریکی محقق پروفیسر جارج پارک فشر ڈی ڈی ایل ایل ڈی مسیحیت کے پہلے دور (۱۰۰ تا ۳۱۳ء) کے عقاید وغیرہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مریم کے دائمی کنوارپن (اگرچہ انجیلوں میں مریمؑ کی باقاعدہ شادی اور بال بچوں کا ذکر ہے۔ تاہم مسیحی ان کے دائمی کنوارپن کے بھی قائل ہیں۔ اسلم) مسیحؑ اور یوحناؑ (حضرت یحییٰ علیہ السلام) بپتسمہ دینے والے کے شادی نہ کرانے میں عقیدہ اور کبھی غیر شادی شدہ رہنے کے فوائد مثلاً یہ کہ اس سے نیکی کرنے کے زیادہ مواقع حاصل ہوتے ہیں' نے یہ تاثر پیدا کرنے میں بہت حصہ لیا۔ کہ شادی سے پرہیز قابلِ تعریف اور خود انکاری ہے"

(HISTORY OF THE CHRISTIAN CHURCH BY PROF. GEORGE PARK FISHER D.D.LLD 1888.P62)

ادھر پاکستان کے لشب پادری خورشید عالم ڈی ڈی اپنے ایک "کھلے خط" کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں:-

"انگلیکانی کلیسیا (کلیسیائے انگلستان۔ اسلم) کا سربراہ بادشاہ ہو یا ملکہ "قانون برتری" کے باعث "سردارِ اعلیٰ اور محافظِ دین" ہے۔ لیکن موجودہ پارلیمان نے محافظِ دین کی رضامندی سے "ہم جنسی" "غیر فطری گناہ کو تعزیرات میں نظر انداز کر دیا ہے۔ اور "ہم جنسی" کے بل کو منظور کر لیا ہے۔ اس روسیاہی کو گناہ نہ ٹھہرانے کے لئے انگلیکن کینن کہف مونٹ فائر نے جولائی ۱۹۶۷ء میں دبنا المسیح

کے شادی نہ کرنے اور مجرد رہنے کی وجہ "فعل جنسی HOMO SEXUALITY" بتاتی ہے۔ اور اسی کینن کو آرچ لشپ آف کنٹربری لشپ کے مقدس عہدہ پر فائز کر رہے ہیں۔" تفو بر تو اے چرخِ گردوں تفو

۱۰۔ ماں سے سلوک

اناجیل میں مسیحؑ کی زبانی ایسے بیانات منقول ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ اپنی ماں کی شایانِ شان عزت نہیں کرتے تھے۔ انجیل متی میں لکھا ہے:۔

جب وہ بھیڑ سے یہ کہہ رہا تھا۔ اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے اور اس سے بات کرنا چاہتے تھے۔ کسی نے اس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں۔ اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں اس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔ دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے۔ وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے

(انجیل متی ۱۲ : ۴۶ - ۵۰)

انجیل یوحنا کا بیان ہے:۔

"اور جب مے ہو چکی۔ تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا۔ ان کے پاس مے نہیں رہی۔ یسوع نے اس سے کہا:۔ اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے۔ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔"

(انجیل یوحنا ۲، ۳، ۴)

مسیحی علماء شریعت سے گلو خلاصی کرانے پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ دو گواہیاں تحریر خدمت ہیں:-

"راہِ نجات جس کو لوگ توریت کے مطالعہ سے خدا کے صدہا احکام کی تعمیل سمجھے تھے مسیح نے اس کو ان لوگوں کے لئے جو خدا پر ایمان لانے کی وجہ سے دل کی تبدیلی حاصل کرتے ہیں۔ خدا کا مفت انعام بتایا ہے"

(کامل شریعت ترجمہ مسز الیف ڈی وارث مطبوعہ ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۹)

پادری گیرڈنر نے وضاحت سے لکھا ہے:

"اب کسی تفصیلی شریعت، احکام اور ممنوعات اور ناسخ و منسوخ کی ضرورت نہیں رہتی"

(الہام مصنفہ پادری کینن ڈبلیو ایچ ٹی گیرڈنر مطبوعہ ۱۹۵۸ء صفحہ ۶۳)

۱۳۔ مسیح کا نسب نامہ

یہودیوں اور مسیحیوں دونوں قوموں کا خیال ہے کہ مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا۔

(بائبل کی کتاب یسعیاہ باب ۱۱)

متی نے اپنی انجیل کے شروع میں نسب نامہ اسی خیال کی تائید میں درج کیا ہے بائبل سے بی بی مریم صدیقہ نبی ہارون سے تعلق رکھتی ہیں (انجیل لوقا ۱: ۵، ۳۶) اگر مسیح کو مریم کا بیٹا لکھا جاتا تو وہ ہارون کی نسل سے ثابت ہوتا اور اس کا داؤد کی نسل سے ہونے کا مروج عقیدہ باطل ٹھہرتا ہے۔ اس لئے متی نے مسیح کو یوسف کا بیٹا لکھا ہے۔ اور یوسف کو داؤد کی نسل سے ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ مسیح کو یوسف بڑھئی کا بیٹا ہی لکھا گیا ہے۔ مثلاً مسیح کے کاموں پر حیران ہو کر

لوگ کہتے تھے :-

"کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں ؟ اور اس کی ماں کا نام مریمؑ اور اس کے بھائی یعقوب اور یوسف اور شمعون اور یہوداہ نہیں ؟" (متی ۱۳ : ۵۵)

انجیل لوقا کا بیان ہے :- "کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں ؟" (لوقا ۴ : ۲۲)

بہر حال اب ہم متی کے نسب نامہ کا متعلقہ حصہ اور اس کی وضاحت درج کریں گے۔

"یسوع مسیحؑ ابن داؤد ابن ابرہام کا نسب نامہ"

ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا۔ اور ضحاق سے یعقوب پیدا ہوا۔ اور یعقوب سے یہوداہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے۔ اور یہوداہ سے فارص اور زارح تمر سے پیدا ہوئے۔ اور فارص سے حصرون پیدا ہوا۔ اور حصرون سے رام پیدا ہوا۔ اور رام سے عمینداب پیدا ہوا۔ اور عمینداب سے نحسون پیدا ہوا۔ اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا۔ اور سلمون سے بوعز راحب سے پیدا ہوا۔ اور بوعز سے عوبید روت سے پیدا ہوا۔ اور عوبید سے یسی پیدا ہوا۔ اور یسی سے داود بادشاہ پیدا ہوا۔ اور داودؑ سے سلیمانؑ اس عورت سے پیدا ہوا۔ جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی۔ (متی ۱ : ۱ - ۷)

لیاہ اور راخل دو نوں سگی بہنیں اور ان کی لونڈیاں زلفہ اور بلہاہ یعقوب کی بیویاں تھیں۔ راخل سسرال سے روانہ ہوتے وقت اپنے باپ لابن کے بت چرا لائی۔ (بائبل کتاب پیدائش ۳۱ : ۲۰)

یعقوب کا گھرانہ اور ساتھی بیگانہ دیوتاؤں کو پوجتے تھے (پیدائش ۳۵ : ۲)

یعقوبؑ کے بیٹے روبن نے اپنے باپ کی حرم اور سوتیلی ماں بلہاہ سے زنا کیا۔ جس کا یعقوبؑ کو علم ہوگیا۔ (پیدائش ۳۵ : ۲۲) یعقوب کے بیٹے یہوداہ نے اپنی بہو تمر سے زنا کیا (پیدائش ۳۸ : ۱۸) جس نے تمر نے فارص اور زارح جڑواں حرامی بچوں کو جنم دیا۔ (پیدائش ۳۸ : ۳۰)

اس نسب نامہ میں چار عورتوں کا بھی ذکر ہے۔ جن میں سے تمر کو آپ جان چکے ہیں۔ باقی تین کا تعارف حسب ذیل ہے (۱) راحاب غیر قوم کی تھی۔ کسبی یعنی فاحشہ تھی۔ (بائبل کتاب یشوع ۶ : ۱۷) (۲) روت بھی یہودن نہیں تھی۔ اس عورت نے بوعز سے زنا کرانے کے لئے مقدور بھر جتن کئے۔ اپنی ساس کی ہدایات کے مطابق نہا دھو خوشبو لگا کر اور اپنی پوشاک پہن کر رات کے وقت چپکے چپکے گئی اور بوعز کے پاؤں کھول کر لیٹ گئی۔ (بائبل کتاب روت باب ۳)

(۳) اوریاہ کی بیوی بہت حسین نہایت خوب صورت تھی۔ داؤدؑ نے اپنے محل کی چھت پر ٹہلتے ہوئے اسے دیکھا تو وہ نہا رہی تھی۔ داؤدؑ نے بلا کر اس سے زنا کیا وہ حاملہ ہوگئی۔ داؤدؑ نے انتہائی کوشش کی کہ وہ حمل اس کے خاوند کے ذمے لگ جائے۔ ناکامی پر اس بیچارے کو جنگ پر بھیج کر مروا دیا۔ بعد ازاں اس عورت سے باقاعدہ شادی کی۔ (بائبل کتاب ۲۔ سموئیل ابواب ۱۱، ۱۲)

۱۴۔ شاگردانِ مسیحؑ

مسیحؑ کے بارہ شاگرد تھے۔ یہ ان کے خاص پیرو کار اور ہمراہی تھے۔ مسیحؑ نے اپنے شاگرد پطرس سے کہا:

"میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا۔ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھے گا۔ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا۔ وہ آسمان پر کھلے گا۔"
(متی ۱۶ : ۱۹)

پھانسی نہیں دیا گیا تھا۔ بائبل کے انگریزی اور اردو تراجم میں صلیب کا لفظ ہی آتا ہے تاہم بعض مقامات حقائق کی پردہ دری بھی کرتے ہیں۔ ہم صرف ایک ہی حوالہ کا مطالعہ کریں گے۔ مسیحیوں کی اپنی مخصوص کتب مقدسہ میں سے پولس کے خطوط سب سے پہلے لکھے گئے تھے۔ گلیتون کے نام خط میں مرقوم ہے:

"مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹھ پہ لٹکایا گیا سو لعنتی ہے۔" (بائبل اردو ترجمہ ۱۸۷۰ء گلیتون ۳:۱۳)

موجودہ اردو ترجمہ ۱۹۳۰ء میں کیا گیا تھا۔ میرے پاس اس کا نظرِ ثانی شدہ نسخہ مطبوعہ ۱۹۷۴ء ہے۔ اس میں الفاظ یہ ہیں:

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"

شاہ جیمز کی انگریزی بائبل میں الفاظ یہ ہیں:

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی درخت سے لٹکایا گیا وہ ملعون ہے۔"

انگریزی ترجمہ ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن ۱۹۷۱ء میں یہ درس اس طرح ہے:

"مسیح نے ہمارے لئے لعنتی بن کر ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی درخت پر لٹکایا جاتا ہے ملعون ہو۔"

قارئین کرام! کاٹھ لکڑی اور درخت کی تثلیث کے چکر میں نہ پھنسے ہیں مختلف تراجم کے دیگر اختلافات پر بھی نگاہ رکھتے چلیں۔

انگریزی گڈنیوز بائبل ۱۹۷۱ء میں الفاظ یہ ہیں :

" لیکن ہمارے لئے لعنت بن کر مسیح نے ہمیں اس لعنت سے چھڑایا ہے جو شریعت لاتی ہے ۔ کیونکہ کتاب مقدس میں لکھا ہے : " جو کوئی درخت پر لٹکایا، خدا کی لعنت کے ماتحت ہے ۔"

انگریزی بائبل دی نیو انگلش بائبل بھی رہ نہ جائے :

" ہمارے لئے لعنتی بن کر مسیح ہمارے لئے شریعت کی لعنت سے آزادی دیا ہے ۔ کیونکہ کتاب مقدس کہتی ہے ۔ " ہر اس پر لعنت جو کاٹھ پر لٹکایا جاتا ہے "

اردو ترجمہ رومن کیتھولک بائبل " کلام مقدس " مطبوعہ سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء میں اس درس کو پڑھا گیا ہے :

" مسیح نے ہمارے بدلے میں ملعون ہو کر ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے " جو دار پر لٹکایا گیا وہ ملعون ہے "

ان دنوں میں بفضلہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام پر ایک جامع اور مبسوط کتاب لکھ رہا ہوں ۔ اس میں زیر بحث مسئلہ پر سیر حاصل بحثیں کی جائیں گی ۔ اتنی سی بات تو بائبل کے صرف ایک حوالہ کے مختلف تراجم ہی ثابت کر چکے ہیں ۔ کہ مسیح کی مصلوبی کا مروجہ عقیدہ غلط ہے ۔ اور قرآن مجید کی چودہ صد سالہ پیشتر بیان کی ہوئی صداقت بجا و درست

مزید برآں یہودیوں کے ہاں لعنتی موت کا تصور اور اس سزا کا اطلاق ہم نے یہودی اور مسیحی کتب مقدسہ سے ہی واضح کر دیا ہے ۔ کہ ان کے نزدیک مسیحیوں کی ✝ صلیب کا کوئی تصور نہیں تھا ۔ اس لئے اناجیل میں یہودیوں کی زبانی

۱۳۔ مسیح کا نسب نامہ

حضرت مسیح علیہ السلام کو مسیحیوں کے گندے اور فاسد الزامات سے پاک ثابت کرنے کے لئے قرآن حکیم میں جناب کو مسیح ابن مریم پکارا گیا ہے (مثلاً آل عمران آیت ۴۵) حضرت بی بی مریم صدیقہ آل عمران یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے لاوی کی نسل سے تھیں۔ (آل عمران ۳۵)
چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بی بی مریم کے واسطے سے آل عمران سے تھے۔ اس لئے داؤد کی نسل سے نہیں تھے۔ اور یوں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہوداہ کی نسل سے نہ ہونے کے باعث زانیوں، زانیاؤں اور بدکار عورتوں کی اولاد میں سے ہرگز ہرگز نہیں تھے۔ آپ ایک پاک دامن عابدہ وزاہدہ اور قابلِ فخر کردار کی مالکہ حضرت مریم طاہرہ کے نورِ نظر تھے (سورہ مریم رکوع ۲)
اب ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے بدکار مردوں اور عورتوں کی اولاد سے نہ ہونے کے ضمن میں قرآنی بیانات کی وضاحت اور بائبل کے ایسے بیانات کی بطالت کے لئے بائبل کا واجبی سا مطالعہ کریں گے۔

پہلا ثبوت

توراۃ کا ایک اصول ہے:
"کوئی حرامزادہ خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک اس کی نسل میں سے کوئی خداوند کی جماعت میں نہ آنے پائے"

(استثنا ۲۳ : ۲)

"خداوند کی جماعت میں داخل ہونے کی وضاحت میں یہودی مفسر ڈاکٹر جے ایچ ہرٹز لکھتے ہیں "قوم سے شمار کیا جائے۔ اس لئے اسے

اسرائیلی عورت سے شادی کی اجازت نہیں ہوگی۔"

(THE PENTATEUCH AND HAFTORAHS EDITED BY DR. J.H. HERTZ C.H. LATE CHIEF RABBI OF THE BRITISH EMPIRE: 1979, P846, COL. 2.)

یعنی ایسا شخص بنی اسرائیل میں سے شمار نہیں ہوگا۔ اور کسی اسرائیلی عورت سے شادی نہیں کر سکے گا۔ پادری ڈملو نے "خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہونے" کی، الفاظ میں تفسیر کی ہے:

"نہ صرف یہ کہ وہ کاہن نہیں بن سکیں گے بلکہ اسرائیلی قوم کے معمولی فرد بھی نہیں رہیں گے۔ جو سب کے سب "خدا کے مقدس" ہیں" (تفسیر بائبل صفحہ ۱۲۲) "دسویں پشت تک" کی تفسیر "ہرگز نہیں" کرتے ہیں (ایضاً) یعنی نہ صرف حرامزادہ بلکہ اس کی اولاد میں سے بھی کوئی فرد اسرائیلی قوم میں سے ہرگز شمار نہیں کیا جائے گا۔

اب قارئین کرام! انجیل متی کا نسب نامہ شروع سے ایک نظر پھر پڑھ لیں کہ مسیح کا ایک جدامجد فارص، یہوداہ اور اس کی بہو تمر کے زنا سے پیدا ہونے والا بچہ تھا جس کی اولاد سے داؤد اور مسیح تھے جو از روئے تورات اسرائیلی قوم سے بھی شمار نہیں کئے جا سکتے چہ جائیکہ مسیح کو نبی (متی ۲۱: ۱۱) ہادی (متی ۲۳: ۱۰) اور استاد (متی ۱۲: ۳۹) تسلیم کیا جائے۔ نیز اگر خدا نے انسانی جامہ پہننا ہی تھا تو اسے مسیح کے علاوہ کوئی بھلا مانس نہ مل سکا؟ قحط الرجال کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے

دوسرا ثبوت خدا معلوم یہودی اور مسیحی مسیحؑ کو داؤدؑ کے خاندان سے کیسے مانتے ہیں۔ دونوں قوموں کے نظریات کا فرق سمجھ لیں۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیحؑ ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ البتہ جب آئے گا تو داؤدؑ کی نسل سے ہوگا اور ہمیں اقوامِ عالم کے مظالم سے نجات دلائے گا۔ مسیحی کہتے ہیں کہ داؤدؑ کے خاندان والا مسیحؑ آچکا۔ خیر، متی کے نسب نامہ (۱ : ۱۲) میں داؤدؑ کا ایک پڑپوتا یکونیاہ لکھا ہے۔ جس سے متعلق بائبل کی کتاب یرمیاہ کی لعنت کے الفاظ یہ ہیں :

" اے زمین زمین زمین! خداوند کا کلام سن۔ خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ اس آدمی کو بے اولاد لکھو جو اپنے دنوں میں اقبال مندی کا منہ نہ دیکھے گا۔ کیونکہ اس کی اولاد میں سے کبھی ایسا اقبال مند نہ ہوگا۔ کہ داؤدؑ کے تخت پر بیٹھے اور یہوداہ پر سلطنت کرے۔"

(یرمیاہ ۲۲ : ۲۹، ۳۰)

کہئیے ایسے ملعون شخص کی اولاد میں مندرجہ ذیل صفات والے مسیحؑ کا پیدا ہونا کیسے ممکن ہے؟ فرشتہ مریمؑ کو مسیحؑ کی پیدائش کی خوش خبری دیتا ہے :

"وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا۔ اور خداوند خدا اس کے باپ داؤدؑ کا تخت اسے دے گا۔ اور وہ یعقوبؑ کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔"

(لوقا ۱ : ۳۲، ۳۳)

۱۴ - شاگردانِ مسیحؑ جب حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے سچا نبی تسلیم نہ کیا۔ تو آپ پریشان ہوئے اور صدا لگائی کہ کون مجھ پر ایمان لاکر اللہ تعالیٰ کے دینِ حق کی تبلیغ و اشاعت میں میرا ساتھ دے گا؟

"یہ تو بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے"

(متی ۱۰ : ۲۴)

۲- **بدرُوح** "مسیح میں بدروح ہے۔ اور وہ دیوانہ ہے" (یوحنا ۱۰ : ۲۰)

حضرت مسیحؑ میں بدروح نہیں تھی نہ آپ دیوانے تھے۔ مسیحؑ کی حکیمانہ تعلیمات جو قرآن پاک میں بیان ہوئی ہیں۔ کیا بدروح اور دیوانگی کے حامل اشخاص ایسی باتیں کر سکتے ہیں؟ قرآن پاک نے مسیحؑ کی شخصیت کا جو بلند و بالا نقشہ پیش کیا ہے۔ اس میں بدروح اور دیوانگی کی قطعی گنجائش نہیں ہے۔ بدروح کی خصوصی تردید کے لئے اللہ پاک نے حضرت مسیحؑ کو اپنی رُوح فرمایا ہے (سورہ مائدہ ۵ : ۱۷۱) ایسی خاص الخاص ہستی کے بارے میں بدروح کا امکان کہاں؟

۳- **بدکردار** یہودی الزام دیتے تھے "کھاؤ اور شرابی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار"

(متی ۱۱ : ۱۹)

۲- مسیحؑ اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ والے اور مقرب تھے نیکوکاروں میں سے تھے۔ (آل عمران ۳: ۴۵-۴۶) وہ نیکوکار انبیاء کرام کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے سارے جہان والوں سے افضل تھے (انعام ۶: ۸۵-۸۶)

ان کے بارے میں یہودیوں کے الزامات کا

۱۔ مقامِ مسیح

تاریخ انبیاء کرام میں صرف مسیح علیہ السلام ہی ایک ایسی شخصیت ہیں۔ جن کی ذات بابرکات زبردست الجھاؤ کا شکار ہے۔ بائبل کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح کے حینِ حیات ہی لوگ آپ کے اصل مقام کو نہیں سمجھ پائے تھے اور جتنے منہ اتنی باتیں کے مصداق کوئی انہیں کچھ مانتا تھا تو دوسرا کچھ کہتا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:

"پس جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آیا۔ تو اس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم (یعنی مجھے مسیح۔ اسلم) کو کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ اسلم) بعض ایلیاہ (ایک قدیم نبی۔ اسلم) بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اس نے ان سے کہا۔ مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا۔ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔"

(متی ۱۶ : ۱۳ - ۱۶)

ادھر اس بیان کے آخر میں لکھا ہے:

"اس وقت اس نے شاگردوں کو حکم دیا۔ کہ کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں"

(متی ۱۶ : ۲۰)

یعنی مسیح خود بھی نہیں چاہتا تھا۔ کہ لوگ اس کی شخصیت کا صحیح ادراک کر سکیں۔ مزید پڑھیے:

"بھیڑ کے لوگوں نے کہا۔ یہ گلیل کے ناصریہ کا نبی یسوع ہے" (متی ۲۱:۱۱)

انجیل یوحنا میں لکھا ہے:

"اوروں نے کہا یہ مسیح ہے اور بعض نے کہا کیوں؟ کیا مسیح گلیل سے آئے گا؟ کیا کتاب مقدس میں یہ نہیں آیا۔ کہ مسیح داؤد کی نسل اور بیت لحم کے گاؤں سے آئے گا، جہاں کا داؤد تھا۔ پس لوگوں میں اس کے سبب سے اختلاف ہوا" (یوحنا ۷: ۴۱ تا ۴۳)

۲۔ تمثیلوں سے استفادہ | مسیح یہودیوں کو تمثیلوں کی مدد سے تعلیم دیتا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے: "بے تمثیل ان سے کچھ نہ کہتا تھا" (مرقس ۴: ۳۴)

تمثیلوں میں کلام کرنے کی وجہ بھی سمجھ لیں:

"جب وہ اکیلا رہ گیا تو اس کے ساتھیوں نے بارہ سمیت اس سے ان تمثیلوں کی بابت پوچھا۔ اس نے ان سے کہا۔ کہ تم کو خدا کی بادشاہی کا بھید دیا گیا ہے۔ مگر ان کے لئے جو باہر ہیں۔ سب باتیں تمثیلوں میں ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ دیکھتے ہوئے دیکھیں اور معلوم نہ کریں اور سنتے ہوئے سنیں اور نہ سمجھیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ رجوع لائیں۔ اور معافی پائیں۔"

(مرقس ۴: ۱۰ - ۱۲)

۳۔ حاصل کلام | یعنی مسیح کی زندگی میں ہی کسی نے ان کے اصل مقام کو نہ سمجھا۔ اور وہ خود بھی اس معمہ کا حل نہیں چاہتے تھے۔ ان کی یہ خواہش بھی تھی کہ لوگ ان کی تعلیم سے مستفید نہ ہو سکیں۔ تو اگر ان کے بعد ان کے بارے میں عقائد اوروں کی